

سماجی سطح پر

(۱) کامل انسانی مساوات اور گہری اسلامی اخوت قائم ہوگی اور نسل، رنگ، زبان، پیشے اور جنس کی بنیاد پر نہ کوئی اونچا رہے گا اور نہ کوئی نیچا بلکہ عزت اور شرافت کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہوگا۔

(۲) پردہ یعنی ستر و حجاب کے شرعی احکام کے نفاذ سے خواتین کی نسوانیت اور عزت و وقار کو کامل تحفظ حاصل ہوگا اور اسلام کے ”حافظ ناموس زن، مرد آزما، مرد آفریں“ خاندانی نظام (غیر مخلوط تصور معاشرت) کے تحت خواتین کو معاشی کفالت کی پوری ضمانت حاصل ہوگی تاکہ وہ پوری یکسوئی کے ساتھ آئندہ نسل کی تربیت کے فرائض بہترین طور پر انجام دے سکیں۔ البتہ ان کے حقوق ملکیت و وراثت کو مکمل تحفظ حاصل ہوگا اور (غیر مخلوط ماحول میں) تعلیم، صحت اور گھریلو صنعتوں کے میدان میں ان کی قوتیں اور صلاحیتیں قومی سطح پر بھرپور بروئے کار آئیں گی۔

(۳) اسلامی حدود اور تعزیرات کے نفاذ سے بد امنی کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا اور قتل، چوری اور ڈاکے کے علاوہ زنا اور تہمت زنا کی بھی بیخ کنی ہو جائے گی۔

(۴) سماجی برائیوں جیسے رشوت، بے جا اسراف، نمود و نمائش پر دولت کا ضیاع اور شادی بیاہ کی ہندوانہ رسومات کا استیصال ہو جائے گا۔

(۵) مفت اور جلد انصاف مہیا ہوگا اور جھوٹی گواہی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

(۶) تعلیم کے ضمن میں جدید اور قدیم، دینی اور دنیوی اور امراء و غرباء کی تقسیم ختم ہو جائے گی۔ سب کے لیے ایک ہی نظام تعلیم ہوگا جو کم از کم میٹرک تک مفت ہوگا۔

تنظیم اسلامی کا تعارف اور اسلام کا انقلابی منشور

(خصوصی اشاعت برائے تربیتی کورس)

”وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد ﷺ) کو الھدیٰ (قرآن حکیم) اور دین حق (اسلام) کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اس کو کل کے کل دین (یا تمام ادیان) پر“۔ (سورۃ توبہ 33، فتح 28، صف 9)

تنظیمِ اسلامی

نہ کوئی سیاسی جماعت ہے نہ مذہبی فرقہ

بلکہ ایک

اسلامی انقلابی جماعت

ہے جو اولاً پاکستان اور بالآخر پورے کرۂ ارضی پر دین حق

یعنی اسلام کے کامل نظامِ عدل و قسط کو غالب و قائم کرنا چاہتی ہے

جس سے سماجی، معاشی اور سیاسی سطح پر انقلابی تبدیلیاں رونما ہوں گی

نوٹ: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ نے اس تحریر کے مطالعے کی ویڈیو ریکارڈنگ کے بعد اس پر نظر ثانی فرمائی تھی۔ اس نظر ثانی کے نتیجے میں کی جانے والی جزوی ترامیم کو عبارت کے درمیان قوسین میں شامل کر دیا گیا ہے۔ مطالعہ کے دوران حوالہ کے لیے بیان کی جانے والی آیات مع ترجمہ اور اشعار بھی آخری صفحات میں تحریر کر دیے گئے ہیں۔

معاشی سطح پر

(۱) ریاست ہر شہری کی ناگزیر بنیادی ضروریات یعنی غذا، لباس، رہائش، تعلیم اور علاج کی کفالت کی ذمہ دار ہوگی اور اس کے لیے مسلمانوں سے زکوٰۃ اور عشر اور غیر مسلموں سے جزیہ کی وصولی کا نظام پوری طرح سے نافذ ہوگا۔

(۲) مزید برآں صدقاتِ نافلہ، انفاق فی سبیل اللہ اور قرضِ حسنہ (یعنی بلا سود قرضہ دینے) کا جذبہ پروان چڑھے گا۔

(۳) سود کی لعنت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے گا اور جوئے، سٹے، لائٹری، دو طرفہ آڑھت اور خرید و فروخت کی جملہ حرام صورتوں کے کلی انسداد سے سرمایہ داری کی جڑ کٹ جائے گی۔

(۴) شریعتِ اسلامی کی حدود کے اندر اندر انفرادی ملکیت اور آزاد معاشی جدوجہد کی فضا برقرار رہے گی اور اس ضمن میں صحت مند مقابلہ سے صنعت و تجارت کو فروغ اور پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

(۵) آجر و مستاجر یعنی مزدور اور کارخانہ دار کے درمیان اسلامی اخوت اور عدل و انصاف کے علاوہ قانونی سطح پر باہمی سودا کاری میں مزدور کو ریاست کی جانب سے کفالت کی ضمانت کا سہارا حاصل ہوگا۔

(۶) جاگیر داری کی لعنت کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا (جس سے زمینداری کی ساری بُرائیاں ختم ہو جائیں گی) اور خواہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے متفقہ فتویٰ پر عمل کے ذریعہ کہ مزارعت (اپنی اکثر صورتوں میں) حرام ہے خواہ حضرت عمرؓ کے اجتہاد (جو عراق کی مفتوحہ زمینوں کے ضمن میں انہوں نے اختیار کیا) پر مبنی فقہ حنفی کے اس فتویٰ پر عمل کے ذریعہ کہ جو علاقے کسی بھی وقت بزورِ شمشیر فتح ہوئے تھے ان کی اراضی انفرادی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ اسلامی ریاست کے بیت المال کی ملکیت ہوتی ہے۔

سیاسی سطح پر

(۱) حاکمیت مطلقہ صرف اللہ کی ہوگی۔ چنانچہ کوئی قانون سازی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے منافی نہیں کی جاسکے گی اور اعلیٰ عدالتوں کو پورا اختیار ہوگا کہ قرآن و سنت کے منافی ہر قانون کو بلا آئینی کا عدم قرار دے دیں۔

(۲) ریاست کے کامل شہری صرف مسلمان ہوں گے (چنانچہ کلیدی عہدوں پر صرف مسلمان فائز ہو سکیں گے) اور ان کے حقوق شہریت بالکل مساوی ہوں گے (تاہم ذمہ داریوں کے لئے اضافی شرائط ملحوظ رکھی جائیں گی) اور وہ اسلام کے اصولی مشاورت کے مطابق باہمی مشورے سے ملک کے نظام کو چلائیں گے۔

(۳) قانون کی نگاہ میں سب برابر ہوں گے اور کوئی شخص حتیٰ کہ صدرِ ریاست (خلیفہ یا امیر یا وزیراعظم) بھی قانون سے بالاتر نہ ہوگا۔

(۴) غیر مسلموں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا پورا ذمہ لیا جائے گا اور انہیں کامل معاشی و مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ چنانچہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کی اپنے مذہب کے مطابق تعلیم و تربیت کے حق دار ہوں گے۔ البتہ انہیں مسلمانوں میں تبلیغ کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

(۵) وحدانی یا فیڈرل یا کنفیڈرل نظامِ ریاست اور اسی طرح (اماراتی یا) صدارتی یا پارلیمانی طرزِ حکومت میں سے کسے اختیار کیا جائے، اس کا فیصلہ عوام کی کھلی رضامندی پر منحصر ہوگا اس لیے کہ ان میں سے کوئی بھی نہ دینی اعتبار سے لازمی ہے نہ حرام یا ناجائز۔

(۶) علاقائی یا نسلی یا قبائلی روایات میں سے جو شریعتِ اسلامی سے متصادم نہ ہوں انہیں پورا تحفظ حاصل ہوگا۔ اسی طرح علاقائی زبانوں کے حقوق کی حفاظت ہوگی البتہ سب سے زیادہ زور عربی (زبان کی تعلیم و ترویج) پر دیا جائے گا۔

الغرض پاکستان دورِ جدید کی بہترین اسلامی (شورائیت کے اصولوں پر مبنی) جمہوری اور فلاحی ریاست (اور ”ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَا جَ النَّبُوَّةُ“ کا مصداق) بن جائے گا۔ اللہ ہمیں اس عظیم مقصد کے لیے تن من دھن لگانے کا عزمِ مصمم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اسلامی انقلاب (یعنی قیامِ نظامِ خلافت)

کے لئے تنظیمِ اسلامی کے پیش نظر

طریق کار

یہ ہے کہ..... جو لوگ

اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح

کے حصول کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہوں، وہ

(۱) سب سے پہلے خود پوری طرح مسلمان اور حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کے بندے بنیں اور اپنی ذات اور اپنے دائرہ اختیار میں شریعتِ اسلامی نافذ کریں اور اس کے لئے اپنے نفس کے خلاف بھی جہاد کریں اور بگڑے ہوئے ماحول سے بھی مردانہ وار کشمکش کریں اور دوسروں کو بھی مقدور بھر اس کی دعوت دیں۔

(۲) باہم دینی اخوت اور ایمانی محبت کے رشتوں میں بندھ کر آپس میں نہایت رحیم و شفیق جب کہ دین کے باغیوں اور مخالفوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

(۳) کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر جس کے عزم و ارادہ، اصابتِ رائے اور خلوص و اخلاص پر دل اور دماغ گواہی دے دیں، ہجرت و جہاد اور سمیع و طاعت فی المعروف کی بیعت کر کے ایک جماعتی نظم میں منسلک ہو جائیں۔

اور اس طرح جو جماعتی قوت وجود میں آئے وہ

(۱) جب تک یہ قوت مناسب مقدار میں جمع نہ ہو جائے تن من دھن کے ساتھ

(۱) اسی دعوت و تربیت اور تنظیم کی توسیع اور مضبوطی کی کوشش میں لگے رہیں اور سب سے زیادہ توجہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی اصلاح اور تزکیہ پر مرکوز رکھیں۔

(۲) اس دوران میں تحریر و تقریر کے ذریعے بھلائی کی دعوت دیتے رہیں اور برے کاموں سے روکتے رہیں لیکن نہ ملکی انتخابات میں حصہ لیں اور نہ ہی کسی سیاسی ہنگامے میں فریق بنیں۔

(۳) اس پورے عرصے کے دوران نہ کسی طنز و تضحیک اور تمسخر و استہزاء سے بد دل ہوں، نہ کسی جبر و تشدد اور ایذا و ابتلاء سے ہراساں ہوں بلکہ کامل صبر و تحمل سے کام لیں اور ہرگز کوئی جوابی کارروائی نہ کریں۔

(ب) اور جب مناسب قوت فراہم ہو جائے تو راست اقدام کے طور پر

(۱) نہی عن المنکر بالید یعنی قوت سے منکرات کے استیصال کے لیے کمر کس لیں۔

(۲) اس کے لیے جلسوں، جلوسوں، مظاہروں اور ناکہ بندیوں کی شکل میں اجتماعی قوت و ارادے کے اظہار کے تمام جدید ذرائع استعمال کریں، اس شرط کے ساتھ کہ یہ سب کچھ پُر امن ہو اور اس میں ان کی جانب سے کوئی تشدد نہ ہو۔

(۳) اور اگر ان پر تشدد کیا جائے تو پورے صبر و مصابرت اور ثبات و استقلال کا مظاہرہ کریں حتیٰ کہ اس راہ میں جان دے دینے کو سب سے بڑی کامیابی سمجھیں۔

تَا آتَمَّكَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا..... عَلَى الْجِهَادِ مَا يَقِينًا أَبَدًا (ہم ہیں وہ جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے جہاد کے لیے رہتے دم تک)

یا حق کا بول بالا ہو جائے یا شہادت کی موت نصیب ہو جائے

حافظ عاکف سعید

ہیں جن کے ہاتھ پر تنظیم اسلامی کے رفقاء نے

ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ اور سمع و طاعت فی المعروف کی بیعت کی ہے۔

ہجرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی رو سے ہجرت کا آغاز ترک معاصی سے ہو جاتا ہے،

البتہ دل میں نیت رکھنی ضروری ہے کہ اگر کبھی غلبہ دین حق کی جدوجہد میں

ضروری ہوا تو اہل و عیال، گھریاں اور ملک و وطن سے بھی ہجرت اختیار کر لوں گا۔

جہاد اسی طرح آنحضور ﷺ کے فرمان کے مطابق اصل جہاد تو اپنے نفس سے کرنا ہوتا

ہے، تاہم دین کی دعوت و تبلیغ اور غلبہ و اقامت کی جدوجہد میں جان اور مال

کھپانے کی جملہ صورتیں جہاد فی سبیل اللہ میں داخل ہیں۔ البتہ دل میں یہ آرزو

رکھنی ضروری ہے کہ کبھی خالص اللہ کے دین کے لئے قتال کی نوبت آئے تو اس

میں حصہ لوں اور اللہ کی راہ میں گردن کٹا کر شہادت کا رتبہ حاصل کر لوں۔

سمع و طاعت سے مراد ہے حکم سننا اور اس پر بے چون و چرا عمل کرنا، یہ معاملہ اللہ اور اس کے

رسول ﷺ کے لئے تو غیر مشروط ہے لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی بھی انسان کے

لئے ”فی المعروف“ کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ یعنی یہ کہ اس کا حکم اللہ اور

اس کے رسول ﷺ کے کسی واضح اور صریح حکم کے خلاف نہ ہو، البتہ اس سے

باہمی مشاورت کی نفی نہیں ہوتی جو نہایت ضروری اور لازمی ہے۔

بیعت ایک معاہدہ ہے جس کی بہت سی قسمیں نبی اکرم ﷺ اور سلف صالحین سے منقول

و ماثور ہیں۔ اس بیعت جہاد سے بیعت ارشاد و سلوک کی نفی نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ

دونوں بیعتیں جدا جدا بھی ہو سکتی ہیں اور یکجا بھی۔

متعلقہ آیات قرآنیہ

1- ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَالْمَلَكُ وَالْعِلْمُ قَائِمًا بِالْقِسْطِ﴾

”اللہ تعالیٰ گواہ ہیں کہ اسکے سوا کوئی حاکم نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی گواہ ہیں کہ وہ عدل و

قسط کو قائم کرنے والا ہے۔“ (آل عمران: ۱۸)

2- ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ

بِالْقِسْطِ﴾

”بے شک ہم بھیجتے رہے ہیں رسول واضح نشانیوں کے ساتھ اور نازل کرتے رہے ہیں

ان کے ساتھ کتاب اور میزان تاکہ لوگوں میں عدل اجتماعی قائم ہو۔“ (الحديد: ۲۵)

3- ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

أَوْ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ﴾

”اے ایمان والو ہو جاؤ عدل و قسط کو قائم کرنے والے اللہ کے گواہ بن کر خواہ وہ

تمہارے یا تمہارے والدین اور قرابت داروں کے خلاف ہو۔“ (النساء: ۱۳۵)

4- ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ

قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۖ إِعْدِلُوا ۖ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ﴾

”اے ایمان والو ہو جاؤ کھڑے ہونے والے اللہ کے لئے عدل و قسط کے گواہ بن کر

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس سے نہ روکے کہ تم عدل نہ کرو عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ

قریب ہے۔“ (المائدہ: ۸)

5- ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيَّ بِغَيْرِ حَقٍّ لَا يَتَّبِعُنَ الَّذِينَ

يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لَاقِبَشْرُهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾

”بے شک وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے ہیں

اور قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو انہیں عدل و قسط کا حکم دیتے ہیں تو ان کو عذاب الیم کی

بشارت دے دیجئے۔“ (آل عمران: ۲۱)

6- ﴿قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ﴾

”فرما دیجئے میرے رب نے مجھے عدل و قسط کا حکم دیا ہے“۔ (الاعراف: ۲۹)

7- ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

”اور اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو فیصلہ کیجئے عدل کے ساتھ بے شک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“۔ (المائدة: ۴۲)

8- ﴿وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوا فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

”اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرادو پھر ان میں سے اگر ایک زیادتی کرے دوسری پر سب کے سب مل کر لڑو اس سے جو کہ زیادتی کر رہی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ آجائے تو پھر ان کے درمیان صلح کراؤ لیکن عدل اور قسط کے ساتھ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے“۔ (الحجرات: ۹)

9- ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾

”اے انسانو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں کنبے اور قبیلے بنا دیا ہے تاکہ آپس میں پہچان کر سکو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے“۔ (الحجرات: ۲۳)

10- ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

”اے لوگو اپنے اس رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے پھیلا دیے (زمین میں) کثیر مرد اور عورتیں، اور تقویٰ اختیار کرو اُس اللہ کا جس کا تم ایک دوسرے کو واسطہ دیتے ہو، اور رحمی رشتوں کا لحاظ رکھو“۔ (النساء: ۱)

11- ﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً مِثْلَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ﴾

”تاکہ دولت تمہارے خوشحال لوگوں کے اندر ہی گردش نہ کرے“۔ (الحشر: ۷)

12- ﴿إِنَّ الْحُكْمَ لِلَّهِ﴾

”حکم دینے کا اختیار صرف اللہ کو ہے“۔ (یوسف: ۴۰)

13- ﴿وَلَا يُشْرِكْ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا﴾

”وہ اپنے اختیار میں کسی کو شریک نہیں کرتا“۔ (الکہف: ۲۶)

14- ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ﴾

اور کوئی اُس کا شریک نہیں ہے بادشاہت میں۔ (بنی اسرائیل: ۱۱۱)

15- ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾

”اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور رسول ﷺ کی اور اپنے میں سے اولوالامر کی بھی (اطاعت کرو) پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں اختلاف رائے ہو جائے تو اسے لوٹادو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف“۔ (النساء: 59)

16- ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ ۚ ط

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ قَفَّ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ ط وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ ط وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے خرید لی ہیں اہل ایمان سے ان کی جانیں اور مال بھی اس قیمت پر

کہ ان کے لیے جنت ہے۔ وہ جنگ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں، پھر قتل کرتے بھی ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہے سچا، تو رات، انجیل اور قرآن میں۔ اور اللہ سے برہ کر اپنے عہد کو وفا کرنے والا کون ہے؟ پس خوشیاں مناؤ اپنی اس بیج پر جس کا سودا تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

17- ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ط يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۖ﴾
”بے شک جن لوگوں نے آپ سے بیعت کی بے شک انہوں نے تو اللہ سے بیعت کی، اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔“ (الفتح : 10)

18- ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾
”البتہ یقیناً اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ایمان والوں سے جب وہ (اے نبی ﷺ) آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے“ (الفتح : 18)

متعلقہ احادیث

○ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ عَلَى آخِيتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيتِهِ
(مسند أحمد مسند المكثرين من الصحابة مسند أبي سعيد الخدري)

حضرت ابوسعید خدریؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا ”مومن اور ایمان کی مثال ایسے ہے جیسے گھوڑا اپنے کھوٹے کے ارد گرد گھومتا ہے پھر اپنے کھوٹے کی طرف لوٹ آتا ہے۔“

○ أَنَا أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهَجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (مسند الإمام أحمد بن حنبل)

○ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہجرت کونسی افضل

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم چھوڑ دو جو کہ خداوند قدوس کے نزدیک برا ہے
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْهَجْرَةُ هَجْرَتَانِ هَجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهَجْرَةُ الْبَادِي فَاَمَّا الْبَادِي فَيَجِبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا يَلِيَّةً وَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا)) (سنن النسائي - كتاب البيعة باب هجرة البادي)

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”ہجرت دو قسم کی ہیں ایک ہجرت وہ ہے جو حاضر ہے (اس جگہ کہ جہاں پر ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گاؤں والے کی جو کہ اپنے گاؤں میں رہے لیکن ضرورت وقت وہ جس وقت بلایا جائے تو وہ چلا آئے اور جب کوئی حکم دیا جائے تو اس کو مان لے اور جو حاضر ہے تو اس کے واسطے بہت ثواب ہے۔“

○ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ يَجَاهِدَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ وَهُوَ

(جامع الصغير لسيوطي و قال رواه ابن النجار بحواله الصحيح الجامع الصغير وزيادته
لمحمد ناصر الدين الألباني رقم الحديث 1099)

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سا جہاد افضل ہے۔ فرمایا ”کہ آدمی اپنے نفس اور خواہش کے خلاف جہاد کرے“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ
(صحيح البخاري كتاب التمني - باب مَا جَاءَ فِي التَّمَنَّى وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر، زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔“

☆ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو مر اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت کا قلابہ نہ تھا وہ جاہلیت کی موت مرا۔“

○ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ ”بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْبُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا ئِم“ (بخاری)

(فی روایۃ مسلم) ”إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ“

”حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سننے کی اور ماننے کی تنگی اور آسانی میں طبیعت آمادہ ہو یا نہ ہو اور یہ کہ ہم نہیں جھگڑیں گے صاحب اختیار سے اور یہ کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں کہیں بھی ہوں، اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔“

مسلم کی روایت میں اضافہ ہے۔ ”سوائے اس کے کہ تم دیکھو کھلم کھلا کفر جس کی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی دلیل ہو۔“

متعلقہ اشعار

سے کل مومن اخوة اندر دلش حریت سرمایہ آب و گلش
بندہ مومن کے دل میں یہ حقیقت رچی بسی ہوئی ہے کہ ”تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“ اس کی تخلیق جس گارے سے ہوئی ہے اس میں جذبہ حریت سرایت کیے ہوئے ہے۔

سے ناشکیب از امتیازات آمدہ درنہاد او مساوات آمدہ

وہ ذات پات کے امتیازات سے ناواقف ہے۔ مساوات کا تصور تو اُس کی سرشت میں شامل ہے۔

سے بتول باش پنہاں شو ازیں عصر در آغوش تو شبیرے گیری
فاطمہؓ بن جاو اور زمانہ کی نگاہوں سے چھپ جاؤ تا کہ تمہاری گود میں حضرت حسینؓ جیسا بچہ پرورش پائے۔

سے عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے یہ خوف ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں
الحدرد آئین پیغمبر سے سوار الحذر حافظ ناموس زن مرد آزما مرد آفریں
(ابلیس لعین کہتا ہے: پناہ! نبی اکرم ﷺ کے دیے ہوئے دستور سے سو بار پناہ۔ یہ تو خواتین کے ناموس کی حفاظت کرتا ہے، مردوں کو آزمائش کے میدان میں اتارتا ہے اور ڈٹ جانے والوں کی تحسین و حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

سے کس نہ باشد در جہاں محتاج کس نکتہ ایں شرع مبین است و بس
دنیا میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔ اسلام کی واضح شریعت کا مقصود یہی ہے۔
سے جو حرف قل العنویں پوشیدہ تھی اب تک شاید کہ اس دور میں وہ حقیقت ہو نمودار

سے از ربا جان تیرہ دل خشت و سنگ آدمی درندہ بے دندان و چنگ
سود سے دل سیاہ اور پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ آدمی بغیر پنچہ اور دانتوں کے بھیڑیا بن جاتا ہے۔

سے خدا آں ملتے را سروری داد کہ تقدیرش بدست خویش بنوشت
بہ آں قومے سر و کارے ندارد کہ دہقانش برائے دیگران کشت

سے سروری زیبا فقط اُس ذات بے ہمتا کو ہے حکمران ہے اک وہی باقی بتان آذری

تنظیم اسلامی

67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور، 54000

فون: 36313131، 36293939، 36366638، 36316638 فیکس:

ای میل: markaz@tanzeem.org www.tanzeem.org

مراکز حلقہ جات

ای میل	موبائل	فون	
timergara@tanzeem.org	0345-9535797	0945-601337	مالاکنڈ
peshawar@tanzeem.org	0333-9244709	091-2262902	پشاور
islamabad@tanzeem.org	0333-5567111	051-2841964	اسلام آباد
rawalpindi@tanzeem.org	0333-5382262	051-4866055	راولپنڈی
muzaffarabad@tanzeem.org	0300-7879787	0992-504869	مظفر آباد
gujarkhan@tanzeem.org	0321-5564042	051-3516574	گوجرانوالہ
gujranwala@tanzeem.org	0300-7446250	055-3891695	گلبرگ لاہور
lahoreeast@tanzeem.org	0300-4708607	042-35845090	سمن آباد لاہور
lahorewest@tanzeem.org	0323-8269336	042-37520902	عارف والا
arifwala@tanzeem.org	0300-4120723	0457-830884	فیصل آباد
faisalabad@tanzeem.org	0321-6676695	041-2624290	سرگودھا
sargodha@tanzeem.org	0300-9603577	048-3713835	ملتان
multan@tanzeem.org	0321-6313031	061-6520451	سکھر
sukkur@tanzeem.org	0345-5255100	071-5631074	حیدر آباد
hyderabad@tanzeem.org	0333-2608043	022-2106187	یاسین آباد کراچی
karachinorth@tanzeem.org	0345-2789591	021-34816580	سوسائٹی کراچی
karachisouth@tanzeem.org	0333-3503446	021-34306041	کوئٹہ
quetta@tanzeem.org	0346-8300216	081-2842969	

نام کتاب ”تنظیم اسلامی کا تعارف اور اسلام کا انقلابی منشور“

طبع اول (1989ء) 2000

طبع دوم (جنوری 2013ء) 1000

ناشر شعبہ تعلیم و تربیت تنظیم اسلامی

مقام اشاعت 67-A علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

مطبع جی ڈی ایس پرنٹرز لاہور

سے ہر کجا بنی جہان رنگ و بو زانکہ از خاش بروید آرزو!

یا ز نور مصطفیٰ اور را بہاست یا ہنوز اندر تلاش مصطفیٰ است!

سے بانٹہ درویشی در ساز و دمام زن چوں پختہ شوی خود را بر سلطنت جم زن

پہلے درویشی اختیار کرو اور اپنا کام کرتے رہو۔ جب پختہ ہو کر تیار ہو جاؤ تو اپنے آپ کو

سلطنت جم کے ساتھ ٹکرا دو۔

سے نفسِ ماہم کم تر از فرعون نیست لیکن اور را عون ایں را عون نیست

سے نور خدا کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سے ہے ترک وطن سنتِ محبوب الہی دے تو بھی محمد کی صداقت کی گواہی